السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ماتم و تعزیت پرسی کرنے والوں کو اہل میت کے گھر کا کھانا درست ہے یا نہیں اور دوسرے ، تیسرے ، چوتھے دن جو مرد اور عورتیں رسم کے طور پر جمع ہوتی ہیں اس میں کھانا کھانا اور جمع ہونا درست ہے یا نہیں ۔ ینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ ارباب شریعت غرا پر مخفی نہیں کہ طریقہ مسنون یہ ہے کہ تعزیت اور ماتم پرسی کرنے والے جو نزدیک اور ایک بستی کے ہوں ، ان کو کھانا کھانا اہل میت کے گھر کا نہ چاہیے کیونکہ یہ امر جاہلیت سے ہے ، بلکہ قریب اور پاس والوں کو چاہیے کہ تعزیت اہل میت کی کر کے اپنے اپنے گھر چلے جائیں نہ یہ کہ اہل میت کے گھر دھرنا دیں ، کھانا کھانے کے لیے اور جو لوگ دور دراز مسافت بعیدہ سے تعزیت کے لیے آئیں ، ان کو کھانا کھانا اہل میت کے گھر کا مضائقہ نہیں ، اس لیے کہ ان کو اپنے گھر پہنچنا دشوار ہے اور یہ رسم نامشروع جو مروج ہے کہ دوسرے دن یا تیسرے دن یا چھوتے دن جو رجال و نساء کی برادری وغیرہ کے اہل میت کے گھر جمع ہوتے ہیں اور اہل میت چار و ناچار اگر ذی مقدور نہ ہوں روپیہ سودی یا قرض دام کر کے کھانا پکوا کر حاضرین کو کھلاتے ہیں ، سو یہ امور جاہلیت سے ہے ، اس کو سارے علماء قرناً بعد قرن منع کرتے آئے ہیں ، اور نامشروع جانتے ہیں اور جس مقام میں عورتیں رونے پیٹنے کے لیے جمع ہوتی ہیں اور اہل میت ان کے واسطے کھانا پکواتے ہیں اور کھلاتے ہیں ان کو زیادہ موجب معصیت کا ہے کہ اعانت اوپر نوحہ و معصیت کے کرتے ہیں اور ضیافت شروع شریف میں بروقت شرور و حزن و ماتم و معصیت کے کہ ایسے وقت میں ضیافت کرنی بدعات مستقبحہ سے ہے ۔ اتخاذ[1] الطعام من اہل المیت بدعة مستقبحة لانہ شرع فی السرور فی الشرور کذا فی فتح القدیر والبحر والطحطاوی وغیرہ من کتب الفقہ ۔

اسی نظر سے وصیت میت کو جو ایسے کھانے کی کر جائے باطل ہے ، تنویر الابصار اور درمختار میں لکھا ہے ۔ ''اگر مرنے والا وصیت کرے کہ موت کے بعد تین دن تک کھانا پکانا تو یہ وصیت باطل ہے ، ابو بکر بلخی اور ابو جعفر نے کہا اگر یہ وصیت کرے کہ تعزیت کے لیے آنے والوں کو کھانا کھلانا ، تو یہ وصیت ثلث سے پوری کی جائے گی اور یہ کھانا ان آدمیوں کے لیے جائز ہوگا جن کو زیادہ دیر ٹھہرنا ہو یا جن کی مسافت دور ہو ، زیادہ دیر ٹھہرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ رات کو واپس نہ جائیں اور ہم نے جو یہ کہا کہ ماتم اور افسوس کے تین دنوں میں کھانا پکانا منع ہے تو یہ اس لیے ہے کہ وہ افسوس کے دن ہیں اور ضیافتیں تو خوشی کے وقت ہوتی ہیں ، غمی میں نہیں ہوتیں اور محتاجوں کے لیے کھانا پکائے تو اچھا ہے ، غرائب میں ہے کہ وہ کھانا جو میت کے گھر والے پکارتے ہیں اور عورتیں اور مرد اس پر جمع ہوتے ہیں یہ اس قوم کا فعل ہے جس کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہے ۔ امام احمد نے کہا یہ جاہلیت کی رسم ہے (جریر بن عبد اللہ نے کہا کہ میت کے گھر اکٹھا ہونا اور کھانا پکانا نوحہ کی ایک قسم ہے ۔ '' (سید محمد نذیر حسین

---

[1] میت کے گھر والوں کی طرف سے کھانے کا بندوبست ہونا بہت بُری بدعت ہے کیونکہ دعوت خوشی کے وقت ہوئی ہے نہ کہ مصیبت کے وقت فتح القدیر ، بحر طحطاوی وغیرہ کتب فقہ میں ایسا ہی لکھا ہے ۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01